موہٹہ پیلس ایک ثقافتی ورثہ

شہر قائد کے علاقے کلفٹن میں قائم تاریخی عمارت موہٹہ پیلس جسے قصر فاطمہ بھی کہا جاتا ہے، کی ملکیت کا تنازع گزشتہ کئی دہائیوں سے عدالت میں زیر سماعت تھا، گزشتہ دنوں اس کیس کا فیصلہ دیتے ہوئے سندھ ہائیکورٹ نے اس عمارت کو لڑکیوں کے میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج میں تبدیل کرنے کا حکم دیا۔ جس پر مختلف سماجی و ثقافتی حلقوں کے احتجاج کے پیش نظر سندھ حکومت نے اس معاملے پر سپریم کورٹ جانے کا اعلان کیا ہے۔ واضح رہے کہ مغل اور جے پور فن تعمیر کا شاہکار یہ محل ایک ہندو مارواڑی تاجر رائے بہادر شیورام موہٹہ نے اپنی بیمار بیوی کیلئے 1933 میں تعمیر کروایا تھا اور بھارت ہجرت کرنے سے قبل یہ عمارت حکومت پاکستان کو تحفتاً دیدی تھی۔ قیام پاکستان کے ابتدائی برسوں میں اس عمارت کو وزارت خارجہ کے دفتر کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا بعدازاں اسے مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کو دے دیا گیا۔ محترمہ کی وفات کے بعد ان کے ورثاء میں موہٹہ پیلس کی ملکیت کا تنازع اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن ہائی کورٹ نے موہٹہ پیلس ان کی بہن شیریں جناح کے حوالے کیا، انہوں نے یہ عمارت خیراتی کاموں کیلئے وقف کردی۔ ان کے انتقال کے بعد ایک بار پھر ان کے ورثاء میں عمارت کے حصول کے لیے مقدمے بازی شروع ہوگئی، جس کے بعد عدالت کے حکم پر عمارت سیل کردی گئی۔ صوبائی حکومت نے موہٹہ پیلس کو خرید کر محکمہ ثقافت کے حوالے کردیا تھا اور اس تاریخی ورثے کی تزئین و آرائش کرکے اسے میوزیم میں تبدیل کردیا گیا اور اب یہ مختلف سماجی و ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ لیکن حالیہ عدالتی فیصلے کے بعد یہ قضیہ دوبارہ الجھ گیا ہے۔ اچھا ہوگا کہ صوبائی حکومت تمام قانونی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری تیاری کے ساتھ اس معاملے کو اعلیٰ عدلیہ میں پیش کرے تاکہ یہ تاریخی عمارت پاکستان کے ثقافتی ورثے کے طور پر اپنی اصل حالت میں قائم رہے۔

اداریہ پر ایس ایم ایس اور واٹس ایپ رائے دیں 00923004647998